REGD No L 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۶

اخبار احمدیہ

ربوہ ۷ مئی۔ مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اطلاع دیتے ہیں۔ کہ حضور کی طبیعت پہلے سے اچھی ہے لیکن۔ گلا ابھی خراب ہے۔ احباب حضور کی کامل صحت کے لئے دعا فرماویں۔

لاہور ۹ مئی۔ مکرم نواب محمد عبد اللہ خاں صاحب کی طبیعت ابھی بدستور خراب ہے۔ صبح سانس کھینچ کر آنے کی تکلیف پھر شروع ہو گئی۔ جس سے ٹیکہ کی ضرورت پیش آئی۔ ابھی تک ضعف کی بہت تکلیف ہے۔ احباب موصوف کو دعاؤں میں یاد رکھیں۔

نزدیک و دور سے

لنڈن ۹ مئی۔ امریکی اور برطانی وزرائے خارجہ میں جمعرات کو شروع ہونے والی تین بڑے وزرائے خارجہ والی کانفرنس کی ابتدائی بات چیت شروع ہو چکی ہے۔ یہ تین بڑے یکجا بیٹھ کر بین الاقوامی صورت حالات کا جائزہ لیں گے۔ ایجنڈے پر اہم امور میں جرمنی۔ ہند چینی۔ اور مشرق وسطی میں کمیونزم کی روک تھام ہیں۔

لاہور ۹ مئی۔ لاہور اور راولپنڈی کی محصول چنگیوں پر علاقہ راشن بندی میں سے گندم اور آٹا گندم گذارنے کے لئے اجازت ناموں کا انتظام کیا گیا ہے۔ ریلوے لاہور اور پنڈی کے گرد و نواح کے غیر راشن شدہ علاقوں کے لئے بکنگ کرے گی۔ لیکن مال پہنچنے کے لئے راشننگ کنٹرولر صاحب کا اجازت نامہ ہونے کی شرط ہے (سرکاری اطلاع)

سڈنی ۹ مئی۔ ایشیائی مسائل کے متعلق دولت مشترکہ کی جلد منعقد ہونے والی کانفرنس میں برطانی نمائندے نے بتایا کہ اس ماہ کے آخر تک بحر الکاہل کی طاقتوں کی ایک بڑی کانفرنس بھی منعقد ہوگی۔ اسی میں بحر الکاہل اور مشرق بعید میں اشتراکیت کے خلاف ایک مشترک محاذ قائم کرنے پر غور کیا جائے گا۔ (اسٹار)

کراچی ۹ مئی۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ وزارتی سطح پر متروکہ جائیدادوں کا مسئلہ حل کرنے کے لئے ۱۵ اور ۲۰ مئی کے درمیان کراچی میں بین المملکتی کانفرنس منعقد ہوگی۔ اور اس میں کوئی نہ کوئی عارضی انتظام ضرور سوچ لیا جائے گا۔

لنڈن۔ ۹ مئی۔ نیوزی لینڈ میں جبری فوجی بھرتی شروع کی جا رہی ہے۔ ۱۸ سالہ بھرتی شدہ جوانوں کو ۱۴ ہفتوں کی تربیت دی جائیگی۔ (اسٹار)

جکارتا ۹ مئی معلوم ہوا ہے۔ کہ سلطان عبد الحمید سابق وزیر حکومت انڈونیشیا پر فوجی عدالت میں مقدمہ چلایا جائے گا۔ یاد رہے کہ ان پر ویسٹرلنگ کے ساتھ بغاوت کے جرم میں اعانت مجرمانہ کا الزام ہے۔

ہند چینی کو بلا واسطہ امداد

واشنگٹن ۹ مئی۔ امریکہ نے فرانس اور ہند چینی کو بلا واسطہ فوجی اور مالی امداد بہم پہنچانے کا فیصلہ کیا ہے۔ آج کسی وقت حکومت کی طرف سے ہند چینی کو ایک کروڑ ۵۰ لاکھ ڈالر کی امداد کا اعلان کر دیا جائیگا۔

انڈونیشیا کو ۲½ کروڑ ڈالر کی امداد

جکارتا۔ ۹ مئی۔ اقتصادی تعاون کے ادارے سے اس وقت تک انڈونیشیا کو ۲ کروڑ بیس لاکھ روپے امداد حاصل کر چکا ہے۔ یہ امداد کل معینہ امداد کی رقم کے نصف سے زائد ہے۔

پاکستان کی جنوبی افریقہ سے نسلی امتیاز پر الگ بستیاں بسانے والا بل ملتوی کر دینے کی اپیل

کراچی ۹ مئی۔ حکومت پاکستان نے جنوبی افریقہ کی یونین سے اپیل کی ہے۔ کہ وہ گول میز کانفرنس کے انعقاد تک اپنے اس بل کو ملتوی کر دے۔ جس کی رو سے اس نے نسلی امتیاز کی بنا پر علیحدہ بستیاں بسانے کا فیصلہ کیا ہے۔ یہ گول میز کانفرنس موسم سرما کے آغاز میں ہونے والی ہے اور اس کے انعقاد کا فیصلہ اس سال فروری میں کیپ ٹاؤن کے مقام پر کیا گیا تھا۔ جب خیر سگالی کے جذبات کو ترقی دینے کے لئے پاکستان نے ساؤتھ افریقہ پر سے تجارتی پابندیاں اٹھا لی تھیں۔ اس مراسلے میں اپیل کی گئی ہے کہ جنوبی افریقہ کی یونین بھی ان خیر سگالی کے جذبات کا پاس کرتے ہوئے بل کو ملتوی کر دے گی۔ اور اس طرح بہتر خوشگوار جذبات کا ثبوت دیگی۔

پانچ ہزار ہندو لوٹ آئے

کلکتہ ۹ مئی۔ کل مغربی بنگال سے ۵ ہزار ہندو مشرقی پاکستان واپس گئے۔ اور دو ہزار کے قریب مہاجر مسلمان تارکان وطن مغربی بنگال واپس آئے۔ اس سے پتہ چلتا ہے۔ کہ سرحدوں کے دونوں طرف اعتماد دن بدن بڑھ رہا ہے۔ اور اس وقت تک تارکان وطن کی تعداد میں ۳۵ فی صدی کی کمی واقع ہو چکی ہے۔

انکوائری کمیشن کا تقرر

کلکتہ ۹ مئی۔ حکومت مغربی بنگال نے بین المملکتی معاہدے کے ماتحت فساد زدہ علاقوں میں فساد کی وجوہ اور دیگر کوائف کی تحقیق کے لئے ایک انکوائری کمیشن قائم کر دیا ہے۔ جس کے صدر کلکتہ ہائی کورٹ کے جج مسٹر پی۔ بی مکرجی ہوں گے۔

مہاجرین کو آباد کرنے کے لئے غیر مسلموں کو بے دخل نہیں کیا جائیگا

جیکب آباد ۹ مئی آج جیکب آباد میں تقریر کرتے ہوئے پاکستان کے وزیر مہاجرین خواجہ شہاب الدین نے کہا۔ جو مہاجرین ترک وطن کر کے یہاں آئے ہیں۔ ان کو یہ بات ذہن نشین کر لینی چاہیئے کہ ان کو آباد کرنے کے لئے ہرگز کسی غیر مسلم کو دکان یا مکان سے بے دخل نہیں کیا جائے گا۔ حکومت ہر حالت میں ہر طرح امن قائم کرنے کا تہیہ کر چکی ہے۔ آپ نے مہاجرین کو تلقین کی کہ وہ بھارت کو واپس جانے کی کوشش کریں۔

ہم جمہوریت کو مانتے ہیں اور اسلامی ضابطہ حیات کی رو سے افراد کے ذاتی حق ملکیت کو بھی تسلیم کرتے ہیں

نیویارک ۹ مئی۔ کل خارجہ پالیسی کی انجمن کے زیر اہتمام قریباً ہزار افراد کے ایک اجتماع میں پاکستان کے وزیر اعظم مسٹر لیاقت علی خاں نے کشمیر کے متعلق پاکستان کے طرز عمل کی مزید وضاحت کی اور کہا۔ جغرافیائی۔ اقتصادی۔ معاشرتی العقدہ ہر لحاظ سے کشمیر پاکستان کے زیادہ قریب ہے۔ اور ہر جہت سے اس پر پاکستان کا حق فائق ہے۔ کمیونزم کے پاکستان میں پھیلنے کے امکانات پر ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے آپ نے کہا۔ پاکستان میں اس کے پھیلنے کا کوئی امکان نہیں۔ کیونکہ اس کے عوام اسلامی اصولوں کے دل سے پابند ہیں۔ آپ نے اس کے بعد اسلامی ضابطہ حیات کی مزید وضاحت کی۔ اور کہا ہمارا ایمان خدا پر ہے۔ جو قادر مطلق ہے۔ ہم اسلام کی رو سے انسانوں کے حق یعنی جمہوریت پر اعتقاد رکھتے ہیں۔ اور انسانوں کے ذاتی ملکیت کے حق کو بھی تسلیم کرتے ہیں۔ کہ کسی کی محنت کی کمائی پر اس کا حق فائق ہے۔ ویسے اسلام نے ہمیشہ امیروں کو غریبوں کی مدد کرنے کی تلقین کی ہے۔ آپ نے بتایا۔ کہ انتقال اختیارات کے بعد پاکستان کے تعلقات برطانیہ سے بحیثیت مجموعی خوشگوار رہے ہیں۔ پاکستانی امن پسند ہیں۔ اور وہ ہر امن دوست قوم ملک کی دل سے قدر کرتے ہیں۔ آپ نے یہ بھی بتایا کہ مسیحیوں کو پاکستان میں کاملاً عام شہریوں کے سے حقوق حاصل ہیں۔ آپ سے پہلے خارجہ پالیسی کی انجمن کے صدر نے پاکستانی عوام کے اس جذبے اور جوش کو سراہا۔ جس سے وہ ایک نوزائیدہ مملکت کی تعمیر میں کوشاں ہیں۔ اور وزیر اعظم پاکستان کے تدبر کو خراج عقیدت پیش کیا۔ اس کے بعد امریکی وزارت خارجہ کے ایک ڈائرکٹر نے تقریر کی۔ اور امریکہ و پاکستان کے مابین مستحکم دوستانہ تعلقات کے قیام پر زور دیا۔ وزیر اعظم پاکستان نے کل نیویارک ٹائمز کا دفتر بھی ملاحظہ فرمایا۔ آپ آج رات کے ۹ بجے امریکہ کے سابق صدر مسٹر روز ویلٹ کے مزار پر تشریف لیجائیں گے۔ پھر اکیڈمی کا معائنہ کریں گے۔ بیگم لیاقت علی آج ڈنر مسز روز ویلٹ کے ہاں کھائیں گی۔

کراچی ۹ مئی۔ بین الاقوامی اسلامی اقتصادی کانفرنس کے جنرل سکرٹری مسٹر حسین ملک کے ...

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے ایل۔ ایل۔ بی
مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے کوآپریٹو کیپیٹل پرنٹنگ پریس وطن بلڈنگ میں طبع کرا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

"انتخاب امارت کے متعلق ضروری وضاحت"

قواعد انتخاب عہدیداران مجریہ الفضل ۲۶ مارچ ۵۰ء میں قاعدہ نمبر ۶ کے ماتحت ذیلی کے متعلق بعض جماعتوں کے متعلق یہ اطلاع ملی ہے۔ کہ وہ اس کا صحیح مفہوم نہ سمجھتے ہوئے ہر ایسی جگہ امارت کا انتخاب ضروری خیال کرتی ہیں جہاں چندہ دہندگان کی تعداد ۴۰ یا اس سے زیادہ ہے حالانکہ یہ قاعدہ ایسی جماعتوں کے متعلق ہے جہاں پہلے سے عہدہ امارت قائم ہے۔ اور جہاں پہلے عہدہ امارت قائم نہیں۔ ان جماعتوں پر یہ قاعدہ جاری نہیں ہوتا۔ اور نہ یہ ضروری ہے۔ کہ وہ امیر کا انتخاب کریں۔ بلکہ پریذیڈنٹ کا ہی انتخاب حسب دستور سابق کریں۔

اگر باوجود نظارت کی اس وضاحت کے کسی ایسی جماعت کی طرف سے امارت کا انتخاب ہو کر آیا۔ تو ایسا انتخاب خلاف قواعد اور ناجائز ہوگا۔ ہاں اگر کوئی ایسی جماعت جو پہلے سے کسی حلقہ امارت میں شامل ہے۔ اپنی جماعت میں علیحدہ امارت پیدا کرنا چاہتی ہے۔ تو اس کے لئے ضروری ہے کہ پہلے امارت کے قیام کے لئے حضرت اقدس سے منظوری حاصل کرے۔ اور ایسی درخواست امیر حلقہ کی وساطت سے نظارت علیا میں آنی چاہیئے۔

(ناظر اعلیٰ ربوہ)

اراضی ربوہ کے متعلق ایک ضروری اعلان

خریداران اراضی ربوہ جنہوں نے جلسہ سالانہ منعقدہ دسمبر ۱۹۴۹ء کے موقعہ پر اپنے لئے زمین ریزرو کرائی تھی۔ انہیں بذریعہ اعلان ہذا یاد دہانی کرائی جاتی ہے۔ کہ ریزرو کردہ زمین کی پوری قیمت ۳۰ جون ۵۰ء تک داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ہو جانی ضروری ہے۔

(اسسٹنٹ سیکرٹری کمیٹی آبادی ربوہ)

مناظرہ کے متعلق رپورٹ سراسر غلط ہے!

وزیرآباد سے ایک دوست نے اخبار درِ نجف سیالکوٹ مجریہ ۲۴ اپریل بھیج کر دریافت کیا ہے کہ آیا ۳ اپریل کو احمد نگر میں شیعہ صاحبان سے جماعت احمدیہ کا کوئی مناظرہ ہوا تھا؟ کیونکہ شیعہ اخبار کے نامہ نگار نے لکھا ہے کہ:۔

"احمد نگر متصل ربوہ میں ۳ اپریل کو مناظرہ ہوا۔ موضوع بحث ختم نبوت اور مفہوم لفظ آل تھا مسلمانوں کی طرف سے صرف مولانا محمد اسمٰعیل صاحب فاضل دیوبندی مبلغ اثنا عشری تھے۔ اور قادیانی حضرات کی طرف سے مولوی اللہ دتا جالندھری اور قاضی ظہور احمد تھے۔"

شیعہ نامہ نگار کی یہ اطلاع سراسر خلاف واقعہ ہے۔ احمد نگر میں کوئی ایسا مناظرہ منعقد نہیں ہوا۔ صرف اتنی بات ہوئی تھی کہ ۳ اپریل کو صبح کے وقت جبکہ چند شیعہ معززین معہ جناب مولوی محمد اسمٰعیل صاحب جامعہ احمدیہ میں چائے پر مدعو تھے تو تجویز ہوا تھا۔ کہ آج رات کو ختم نبوت کے موضوع پر برادرانہ طور پر تین گھنٹے تک تبادلہ خیالات ہو جائے۔ فریقین نے اسے تسلیم کر لیا۔ لیکن کسی ضروری بات کی وجہ سے مولوی محمد اسمٰعیل صاحب موصوف کو مغرب سے پہلے ہی احمد نگر سے جانا پڑا۔ اور تبادلہ خیالات نہ ہو سکا غالباً شیعہ نامہ نگار نے اس خیال سے کہ احمدی اس امر کا ذکر کریں گے۔ سراسر خلاف واقعہ اطلاع اپنے اخبار میں شائع کرا دی۔ جو قابل افسوس امر ہے۔

(خاکسار ابو العطاء)

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا تازہ کلام

سُنانے والے افسانے ہُما کے
کبھی دیکھے بھی ہیں بندے خُدا کے؟

نہ واپس آیا دلِ اس در پہ جا کے
وہیں بیٹھا رہا دھونی رما کے

بھٹکتے پھر رہے ہو سب جہاں میں
لیا کیا تم نے دلبر کو بھُلا کے؟

درِ میخانہ پا کر بند اے شیخ!
چلے ہیں آپ بھی گھر کو خدا کے!

یہ تم کو ہو گیا کیا اہلِ ملّت
نہیں کیا یاد وہ وعدے وفا کے

کیا کرتے ہیں ہم سیرِ دو عالم
کسی کو اپنے پہلو میں بٹھا کے

خدا ہی نے لگائی پار کشتی
اٹھائے یوں ہی احساں ناخدا کے

مجھے دل گیر جب بھی دیکھتے ہیں
بٹھا لیتے ہیں پاس اپنے بُلا کے

کسی دن لے کے چھوڑیں گے وہ یہ مال
بھلا رکھو گے کب تک دِل چھُپا کے؟

جو پھر نکلو تو جو چاہو سو کہنا
ذرا دیکھو تو اِس محفل میں آ کے

جنہوں نے ہوش میخانہ میں کھوئے
وہ کیا لیں گے بھلا مسجد میں جا کے

یزیدی شان کے مالک اِدھر آ
مناظر دیکھتا جا کربلا کے

مرے کانوں میں آوازیں خُدا کی
ترے کانوں میں اٹیم بم کے دھماکے

مری امید وابستہ فلک سے
تری نظروں میں اِس دُنیا کے خاکے

ملا تجھ کو نہ کچھ دُنیا میں آ کے
نہ تو دیکھے گا راحت یاں سے جا کے

"تحریک ستمبر"

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ستمبر ۱۹۴۹ء میں احباب جماعت کو تحریک فرمائی تھی۔ کہ احباب اپنی آمد کا کم از کم ساڑھے سولہ فی صدی مرکز میں بھجوایا کریں۔ اس میں زکوٰۃ اور چندہ حفاظت مرکز کے علاوہ باقی تمام چندے جو صدر انجمن کی طرف سے جاری کئے گئے شامل ہوں گے۔ چندہ تحریک جدید بھی اس میں شامل ہوگا حضور کی اس تحریک پر احباب جماعت نے بڑے طریقے سے خوب وعدے لکھائے اور رقمیں بھجوانی شروع کر دیں۔ اور مرکز میں روپیہ آیا بھی۔ لیکن اب چند دنوں سے اس "تحریک ستمبر" کی مد کی آمد بہت کم ہے۔ احباب اپنے چندوں کی پڑتال فرمائیں کہ کہیں ان کی "تحریک ستمبر" کی مد کا چندہ کسی اور مد میں جمع تو نہیں ہو گیا۔ اور اگر ایسا نہیں ہوا تو اپنے اس وعدے کو یاد کریں۔ جو انہوں نے اپنے امام سے کیا تھا کہ وہ ہر ماہ اپنی آمد کا اس قدر حصہ مرکز میں بھجوایا کریں گے۔ اور اس وعدہ کو پورا بھی کریں۔

(نظارت بیت المال)

روزنامہ ——— الفضل ——— لاہور
۱۰؍ مئی ۱۹۵۰ء

31

شیعہ "ختم نبوت" کی زد میں

(۱)

معاصر "درنجف" شیعوں کے ہفت روزہ نے چند ماہ ہوئے ایک اچھی تجویز پیش کی تھی کہ پاکستان کے قیام و استحکام کے پیش نظر تبادلۂ خیالات علمی رنگ میں ہونا چاہیئے۔ ہم نے اس کی پُرزور تائید کی۔ اور ساتھ ہی یہ شکایت بھی کی کہ معاصر نے خود احمدیت پر اظہار خیالات کرتے ہوئے اپنے اس اصول کو مدنظر نہیں رکھا۔ حقیقت یہ ہے کہ ہمیں بعد میں ثابت ہوگیا کہ "درنجف" نے جو کچھ رواداری کے تعلق میں لکھا تھا وہ یا تو یونہی لکھ دیا تھا۔ اور یا رواداری کو محدود سمجھ کر لکھا تھا۔ جس میں احمدیوں کو شامل نہیں سمجھا گیا تھا۔ یعنی احمدیوں کے سوا باقی تمام اسلامی فرقوں سے تو بحث و مباحثہ علمی رنگ میں ہونا چاہیئے۔ احمدیوں کو جو جی میں آئے کہا جا سکتا ہے۔

جب سیالکوٹ میں احراریوں نے جماعت احمدیہ کے جلسہ میں مزاحمت کی اور جلسہ گاہ میں اینٹیں پھینکیں تو ہمارا خیال تھا کہ "درنجف" جو سیالکوٹ سے تعلق رکھتا ہے کم سے کم اس معاملہ میں احراریوں کی شرارت پر اظہار نفرت کرے گا۔ مگر ہماری حیرت کی انتہا نہ رہی۔ جب ہم نے دیکھا کہ درنجف میں اعلان کیا گیا۔ کہ "مرزائیوں" کے خلاف صرف احراریوں ہی کو نہ سمجھا جائے۔ بلکہ شیعہ سنی اہلحدیث وغیرہ سب مسلمان ان کے خلاف ہیں۔ چنانچہ درنجف نے احمدیت کے قدیم دشمن مولوی ابراہیم صاحب اہلحدیث سیالکوٹی کے مضامین احمدیت کے خلاف شائع کرنے شروع کر دیئے۔

مولوی ابراہیم صاحب نے اپنے فرسودہ انداز میں بانی سلسلہ احمدیہ پر توہین حسنین رضی اللہ عنہم کا الزام لگایا۔ حالانکہ ان باتوں کا جواب باصواب سینکڑوں دفعہ دیا جا چکا ہے۔ باوجودیکہ ہم جانتے ہیں کہ شیعوں اور اہلحدیث میں بعض باتوں میں کفر و اسلام تک کا تنازعہ ہے۔ ہم نے ملک و قوم کے بچاؤ کے لئے ان تنازعات کو ہوا دینا مناسب نہ سمجھا۔ کیونکہ ہم دل سے چاہتے ہیں کہ پاکستان کی نوزائیدہ مملکت میں دلخراش مذہبی تنازعات نہ چھیڑے جائیں۔ اور فضا کو خراب نہ کیا جائے۔ اور مسلمانوں میں جو سیاسی اتحاد ہوا ہے۔ اور جس اتحاد کی وجہ سے پاکستان معرض وجود میں آیا ہے۔ وہ قائم رہے۔

ہم نے "درنجف" کو بار بار اس کی طرف توجہ دلائی۔ لیکن وہ کسی نہ کسی بہانے سے احمدیوں کے خلاف اب تک دلآزار مضامین لکھتا چلا جاتا ہے۔ ہمیں اس کا شکوہ نہیں ہے۔ ہر ایک کو اختیار ہے۔ کہ اپنی مصلحت کے مطابق عمل کرے۔ ہم نے مولوی محمد ابراہیم صاحب کی ایک آدھ بات کا جو ہمارے خیال میں ضروری طور پر قابل جواب تھی ضرور جواب دیا۔ اور وہ بھی دفاع کی حد تک۔ اگر ہم چاہتے تو مولوی صاحب کی پچھلی تحریروں سے حوالے دے کر دکھا سکتے تھے کہ شیعوں کے متعلق ان کی کیا رائے ہے۔

ہمیں یقین تھا کہ موجودہ شرارت صرف احراریوں کی پیدا کردہ ہے۔ اور ان کی نیت بخیر نہیں ہے۔ وہ پاکستان میں مذہبی تنازعات کو ہوا دے کر یہاں انتشار پھیلانا چاہتے ہیں۔ اس کے سوا ان کی اور کوئی غرض نہیں۔ اس لئے ہم نے ان لوگوں کی باتوں پر زیادہ توجہ نہ دی۔ جو احراریوں کی اس چال میں آکر احمدیت کے خلاف زہر اگلنے لگے۔ اگرچہ ہمیں اس بات کا دلی رنج تھا۔ اور ہم نے جہاں تک ہو سکا کوشش کی کہ ہمارے یہ دوست جو احراریوں کی چال میں آ گئے ہیں کسی طرح حقیقت کو سمجھ جائیں۔ اور ملک میں جو بدامنی وہ پھیلانا چاہتے ہیں رک جائے۔

ہم نے احراریوں کی چال کو واضح کرنے کے لئے عرض کیا کہ آج یہ شیعوں کو بھی اپنے ساتھ ملا رہے ہیں۔ ان کا کام تبلیغ اسلام ہرگز نہیں بلکہ محض ملک میں فتنہ برپا کرنا ہے۔ آج یہ مرزائیوں کے خلاف محاذ قائم کر رہے ہیں۔ کل اگر ان کو مناسب معلوم ہوا تو شیعوں کے خلاف بھی منافرت پھیلانے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کریں گے۔ جیسا کہ قبل از تقسیم لکھنؤ جا جا کر کرتے رہے ہیں۔ لیکن درنجف نے ہماری بات سنی ان سنی کر دی۔ اور اصرار کیا کہ "تحفظ ختم نبوت" نے ہم سب کو اتفاق و اتحاد کی دولت سے مالامال کر دیا ہے ہم اپنے نئے دوستوں کو نہیں چھوڑ سکتے۔

(۲)

ہم خدا کو حاضر و ناظر جان کر کہتے ہیں کہ شیعہ سنی کے اتحاد و اتفاق سے ہمیں انتہائی درجہ کی خوشی ہے۔ اور ہمیں اس کا بھی رنج نہیں کہ احمدیت کی متحدہ مخالفت کی جاتی ہے۔ ہمارا بھروسہ خدا تعالیٰ پر ہے۔ اگر تحریک احمدیت خدا تعالیٰ کی مرضی سے شروع ہوئی ہے۔ تو ساری دنیا کی مخالفت اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکتی۔ لیکن اگر یہ تحریک خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں ہے۔ تو جتنی جلد مٹ جائے۔ اتنا ہی اچھا ہے۔

اور اگر یہ خدائی تحریک نہیں تو ضرور مٹ جائے گی۔ مگر ہم دیکھتے ہیں کہ مخالفین احمدیت جس انداز سے اس کی مخالفت کر رہے ہیں وہ اس کی صداقت پر مہر تصدیق ثبت کر رہے ہیں۔ اور مخالفت کا کھوکھلا پن دیکھ کر ہمارا ایمان اور بھی محکم ہوتا چلا جاتا ہے۔

اس کی ہم ایک مثال "درنجف" کی تازہ اشاعت سے بیان کرتے ہیں۔ سلطان پور سیداں کے سید فضل حسین محلہ صاحب کاظمی نے درنجف کو لکھا کہ سادات قصبہ ہذا اپنی ملکیتی جگہ پر امام باڑہ تعمیر کرنا چاہتے تھے۔ مگر ان کے ہمسایہ ہم نوالہ و ہم پیالہ حنفی صاحبان نے مزاحمت کی۔ اور امن پسند سادات کو ڈرایا اور دھمکیاں دیں۔ کہ امام باڑہ ہرگز تعمیر نہ ہونے دیں گے۔ اس پر درنجف کا نوٹ قابل ملاحظہ ہے:-

"اور ابھی اپنی امام باڑہ کی تعمیر میں مزاحمت؟ درنجف کو اس کی مزید تفصیل کی ضرورت ہے وہ مکان جو فرزند رسول سے منسوب ہے اس کی مخالفت کے لئے کہیں سے **قادیانی بلانے چاہیئے تھے**۔ حنفی حضرات کو یہ کیا مصیبت در پیش آئی۔" (درنجف یکم مئی ۱۹۵۰ء)

کتنا بھولا پن ہے غور فرمایئے۔ ایسے اوچھے واروں سے احمدیت پھیلے گی یا ختم ہوگی؟ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایک شعر کے غلط معنے کر کے اور ان کے کلام سے کتر و بیونت کر کے حسنین رضی اللہ عنہم کی توہین ثابت کرنا تو خیر پڑھوں لکھوں کو نہ سہی سادہ دل لوگوں کو تو ورغلا سکتا ہے۔ مگر ایسے کھوکھلے حملے تو سادہ دل بھی بھانپ سکتے ہیں۔ کیا فرماتے ہیں درنجف کے مدیر محترم کہ اس طرح احمدیت بڑھے گی یا گھٹے گی؟ دنیا میں ایک بھی مثال ہے کہ احمدیوں نے کسی کے مقدس مقام بننے پر مزاحمت کی ہو؟ اگر قادیانی کا کوئی شیعہ ہی حلفی شہادت دے۔ تو آپ کو معلوم ہوگا کہ احمدی ایسے موقعوں پر دوسروں سے کیا سلوک کرتے ہیں۔

(۳)

"درنجف" نے مولوی ابراہیم صاحب اہلحدیث کے مضامین احمدیت کے خلاف اس لئے شائع کئے کہ مولوی صاحب "انجمن تحفظ ختم نبوت" کے صدر یا سیکرٹری تھے۔ اور شیعہ صاحبان بھی تحفظ ختم نبوت کے حامی ہیں۔ سیالکوٹ میں جو جلسے اس انجمن کے زیر اہتمام ہوئے۔ ان میں نہ صرف درنجف کے مدیر محترم نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ بلکہ مولوی کفایت حسین صاحب جیسی شخصیت نے بھی عالمانہ تقاریر فرمائیں۔ اور اکثر جگہ فرماتے رہتے ہیں۔ اور احراری ان کی تقاریر کو بڑی بڑی شاندار سرخیوں سے "آزاد" میں شائع کرتے ہیں۔ ہم عرض کرتے ہیں کہ کیا درنجف کے مدیر محترم نے مولوی محمد حنیف صاحب جو اہلحدیث بھی ہیں۔ اور احراریوں کے ہم نوالہ و پیالہ بھی ہیں کے اس مضمون کی اٹھارویں قسط پڑھی ہے۔ جو آپ "ختم نبوت اور اس کے حدود اطلاق" اور "ایک نیا جائزہ" کے دہرے عنوان سے اپنی ہفت روزہ "الاعتصام" میں شائع فرما رہے ہیں۔ یہ اٹھارویں قسط الاعتصام ۵؍ مئی ۱۹۵۰ء صفحہ ۲ پر شائع ہوئی ہے ملاحظہ ہو:-

"یہ ہو سکتا ہے کہ نبوت اور امامت میں بعض صفات کی کمی یا بیشی مابہ الامتیاز ہو۔ مگر جہاں تک نبوت کے اس تصور کا تعلق ہے۔ جو ہر آدمی کی سمجھ میں آ سکتا ہے۔ اس کے یہ تین ہی بڑے بڑے اجزا ہو سکتے ہیں۔ بعثت و نصب کا وجوب عصمت کا ہونا اور اطاعت و انقیاد کی فرضیت یعنی اللہ نے اسے بھیجا ہو۔ مگر علمی زندگی پاک اور نمونے کی ہو۔ اور اس کی اطاعت انسان پر فرض ہو۔ اور ان تینوں باتوں میں امامت اور نبوت میں اشتراک ہے۔ اب اگر ایک گروہ یہ مانتا ہے کہ ختم نبوت سے صرف اتنا ہی ہو پایا ہے۔ کہ لفظ نبوت کا اطلاق کسی دوسرے شخص پر نہیں ہو سکے گا۔ لیکن آنحضرتؐ کے بعد ایک دوسرے نام سے رشد و ہدایت کا یہی سلسلہ جاری رہے گا۔ اور اس کا ماننا اور تسلیم کرنا ہمارے لئے اتنا ہی ضروری ہو۔ جتنا سلسلہ نبوت کا تو واقعہ و عمل و اعتبار سے اجزائے نبوت اور اجزائے امامت میں کوئی فرق نہیں رہتا۔ اسکو یوں سمجھیئے کہ ایک شخص توحید کے یہ معنے لیتا ہے کہ کسی شخص پر لفظ اللہ کا اطلاق نہیں ہو سکتا کسی کو رب اور پروردگار نہیں کہہ سکتے۔ لیکن عملاً ایسے مرکزوں سے اس کی عقیدت و محبت برابر وابستہ ہے۔ جو اختیارات کے اعتبار سے کسی طرح بھی اللہ سے کم نہیں۔ تو کیا آپ اسے توحید ہی قرار دیں گے۔ اور شرک نہیں سمجھیں گے۔ جس طرح توحید کے یہ معنے نہیں ہو سکتے کہ غیر اللہ کے سامنے جھکنا تو جائز ہو۔ سجدہ کرنے میں بھی کوئی مضائقہ نہ سمجھا جائے۔ اور ضروریات و مشکلات کے وقت اس کو پکارنے اور اس سے استمداد و اعانت چاہنے میں بھی کوئی گناہ نہ متصور ہو۔ صرف اتنی احتیاط البتہ ملحوظ خاطر رہے۔ کہ اس غیر اللہ کو اللہ کے کسی نام سے متصف نہ کیا جائے۔ ٹھیک اسی طرح ختم نبوت کے معنے ہرگز یہ نہیں ہیں۔ کہ آنحضرتؐ کے بعد بھی اطاعت و انقیاد کے چور دروازے کھلے رہیں۔ یعنی اب بھی انسان مجبور ہے۔ کہ مستقلاً ایک سلسلہ رشد و ہدایت کا ماننے۔ اور اپنی عقیدت و محبت کا اسے مدار اور محور قرار دے۔ ہاں ختم نبوت کے اعتراف سے بچنے کے لئے اس نوع کے

(باقی صفحہ ۸ پر دیکھیں)

"آزاد" کے "کانفرنس نمبر" پر تبصرہ

(از مکرم مولینا ابوالعطاء صاحب فاضل پرنسپل جامعہ احمدیہ احمد نگر)

(۱)

احرار کے شعلہ بار مقرر ملک کے طول و عرض میں احمدیت کے خلاف اشتعال انگیزی کر رہے ہیں۔ عوام کو بھڑکا رہے ہیں اور ملک کے خرمنِ امن میں چنگاری لگانا اپنا اولین مقصد قرار دے رہے ہیں۔ جابجا جلسے اور کانفرنسیں منعقد ہو رہی ہیں اور تبلیغ کے نام سے مسلمانوں کا ہزار ہا روپیہ احرار کی جھولیوں میں پڑ رہا ہے۔ اس سارے ہنگامہ کی علت غائی یہ ہے کہ احراری لیڈر اپنا کھویا ہؤا وقار حاصل کریں اور آئندہ انتخابات میں پھر سے سیاست سے ہمکنار ہو سکیں۔ احراری لیکچراروں کی ان تقاریر کا مرقع احرار آرگن "آزاد" مؤرخہ ۳۰ اپریل ۱۹۵۰ء میں کانفرنس نمبر کے عنوان سے شائع کیا گیا ہے۔ یہ سولہ صفحات کے بڑے سائز کا مجموعہ بہت سی ایسی باتوں پر مشتمل ہے جن پر تبصرہ کرنا ضروری ہے:۔

(۱) سیاست کے کانٹے اور احرار

سید عطاء اللہ شاہ صاحب نے اپنی تقریر میں کہا کہ:۔

"احرار اب تبلیغی جماعت ہے اس کا ملکی الیکشن یا سیاست سے کوئی تعلق نہیں۔ مرزائیت کی تردید اور ختم نبوت کا بیان یہ ہمارا فرض تھا ہم نے اپنے فرض کو چھوڑ کر سیاست کے کانٹوں کو ہاتھ میں لیا خدا نے ہمیں سزا دی اور الحمد للہ! اب ہم سیاست سے تائب ہو چکے ہیں اور پھر اپنے اصل مقام پر آ گئے ہیں۔"

کہنے کو احرار کہتے ہیں کہ ہم تائب ہو چکے ہم سیاست سے باز آئے۔ ہم سیاست کے کانٹوں کو ہاتھ میں لینے پر خدائی سزا کا مورد بننے کی وجہ سے نادم ہیں۔ اب ہم محض تبلیغی جماعت بن گئے ہیں۔ مگر ان کا بیان حقیقت سے عاری ہے کانفرنس نمبر کا ہر صفحہ ان کے اس بیان کی تردید کر رہا ہے بلکہ خود عطاء اللہ شاہ صاحب کی اپنی یہ انی تقریر اس کی تردید کرتی ہے سیاست سے توبہ کرنے والے بخاری صاحب اسی تقریر میں اپنے عوام سے کہتے ہیں:۔

"مرزائیت کا مسئلہ وہ نہیں جو تم سنتے ہو۔ میرزائیت کا مسئلہ اب عقیدہ کا مسئلہ نہیں۔ مجھے میرزائیت کے مسئلہ کے پیچھے اب اسلحہ چمکتا ہؤا نظر آ رہا ہے۔ سنو میں بغیر کسی جھجک کے کہے دیتا ہوں جس پارٹی کا وزارت خارجہ پر قبضہ ہو۔ تجارت پر قبضہ ہو۔ صنعت پر قبضہ ہو سیاست میں دخل ہو فوج میں اثر ہو ہر محکمہ میں رسوخ ہو وہ کیوں ملک پر قبضہ نہ کرے گی اور اگر فوج اور حکومت میں مرزائیوں کا اثر اور رسوخ اسی طرح بڑھتا گیا تو وہ ملک میں فوجی انقلاب کر دیں گے"

فرمائیے! کیا بخاری صاحب نے اپنے "اصل مقام" کو چھوڑ کر پھر سیاست کے کانٹوں پر ہاتھ نہیں مارا؟ میں کہتا ہوں کہ اگر احراری مقرر کا یہ بیان درست ہے کہ احمدیت اب عقیدہ کا مسئلہ نہیں سیاسی مسئلہ ہے۔ تو پھر احرار کو جو محض ایک "تبلیغی جماعت" ہے اس مسئلہ میں دخل دینے کی کیا ضرورت ہے۔ سیاست کو اہل سیاست جانیں اور ان کا کام جانے۔ احراری ان سیاسی کانٹوں سے کیوں الجھ رہے ہیں۔ وہ پرائے پھٹے میں کیوں ٹانگ اڑا رہے ہیں۔ سیاسی جماعتیں سیاسی مسائل سے خود نپٹ لیں گی اور اگر احراری لیکچرار کا یہ بیان درست نہیں اور یقیناً درست نہیں۔ تو احمدیت کے عقائد کی زبردست قوت کا مقابلہ اس قسم کی ارزاں جذبات انگیزی سے کرنا سراسر غلط طریق کار ہے۔ آپ احمدیہ عقائد کی صحت و عدم صحت پر بحث کریں۔ مگر یہ "فوجی انقلاب" کا ہوّا اور "اسلحہ کی چمک" کی تخویف عوام کو مشتعل کرنے کے لئے کیوں اختیار کر رہے ہیں؟

(۲) فرعون کی تدبیر اور اس کا اندازِ تقریر

ساڑھے تین ہزار برس قبل کی بات ہے کہ جب اللہ تعالےٰ نے اپنے بندے حضرت موسےٰ علیہ السلام کو فرعون کے دربار میں پیغام حق دینے کے لئے بھیجا۔ فرعون عقائد و دلائل کے مقابلہ سے عاجز تھا مگر وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ایمان لانے کے لئے بھی تیار نہ تھا۔ اس نے اپنی قوم کو مشتعل کرنے کے لئے حضرت موسیٰؑ کے خلاف دو الزام لگائے اوّل یہ کہ یہ شخص ہمارا دین بگاڑنا چاہتا ہے۔ دوسرا یہ کہ یہ شخص ملک میں فساد برپا کر کے فوجی انقلاب پیدا کرنا چاہتا ہے۔ فرعون نے یہ الزام اس لئے لگائے کہ اس سے مذہبی اور سیاسی لوگ بیک وقت مشتعل ہو سکیں گے۔ فرعون کی تقریر کا نقشہ رسالہ ترجمان القرآن نے بایں الفاظ کھینچا ہے:۔

"مصر کا مغرور اور متکبر بادشاہ اپنے تمام لاؤ لشکر کے ساتھ کھڑا ہے اس کی ہیبت و شوکت سے لوگوں کے دل لرز رہے ہیں۔ نظریں سہمی ہوئی ہیں۔ رگوں میں خون خشک ہو رہا ہے اور کسی کو اس کے سامنے لب کشائی کی جرأت نہیں ہے۔ اس حالت میں اس کی نگاہِ غرور اٹھتی ہے اور وہ اپنی قوم کو یوں خطاب کرتا ہے۔ وقال فرعون ذرونی اقتل موسیٰ ولیدع ربه انی اخاف ان یبدل دینکم او ان یظهر فی الارض الفساد۔ فرعون نے کہا کہ مجھے چھوڑ دو کہ میں موسیٰ کو قتل کر دوں اور وہ اپنے رب کو پکار لے۔ مجھے ڈر ہے کہ وہ تمہارے دین کو بدل دے گا۔ یا وہ زمین میں فساد کھڑا کر دے گا۔"

(ترجمان القرآن بابت اپریل ۱۹۵۰ء صفحہ ۲۸۲)

احراری "امیر شریعت" کے مذکورہ بالا الفاظ بھی کسی موسوی نفس وجود کی مخالفت کی غمازی کرتے ہیں۔ جس طرح فرعون نے اہل مصر کو حضرت موسیٰ علیہ السلام اور آپ کے ساتھیوں کے خلاف بھڑکانے کے لئے پہلے یہ کہا کہ یہ لوگ تمہارے مذہب کو خراب کر دیں گے اور پھر کہا کہ یہ تمہارے ملک پر قبضہ کرنا چاہتے ہیں۔ بعینہٖ اسی طرح احرار نے سالہا سال تک مسلمانوں کو جماعت احمدیہ کے خلاف یہ کہہ کر اکسایا کہ احمدی لوگ تمہارے مذہب کو خراب کر رہے ہیں۔ اس تدبیر میں ناکام ہو کر اب وہ اہل پاکستان کو یوں بھڑکانا چاہتے ہیں کہ احمدی لوگ تمہارے ملک پر قبضہ کرنا چاہتے ہیں۔ احرار کے "امیر شریعت" کے الفاظ کے بعد ان کے صدر صوبہ مولوی محمد علی صاحب کے مندرجہ ذیل الفاظ بھی توجہ سے پڑھے جانے کے قابل ہیں:۔

"مجلس احرار ایک عرصہ سے مرزائیت کی تردید میں پیش پیش ہے اور خود مجھے مرزائیت کی تردید میں تقریریں کرتے ہوئے چودہ پندرہ برس ہو گزرے ہیں اور میں آج تک اسے ایک مذہب ایک دین ایک عقیدہ سمجھتا تھا۔ لیکن مجھے اب معلوم ہؤا ہے کہ مرزائیت تو کوئی مذہب ہی نہیں۔ ..... یہ گروہ خالص سیاسی گروہ اور یہ ٹولی قطعی طور پر ایک پولیٹیکل ٹولی ہے۔"

(کانفرنس نمبر ص ۶)

قارئین کرام یقیناً حیران ہوں گے کہ جس "فاضل شخص" کو بقول خود احمدیت کے بارے میں اتنا بھی پتہ نہیں کہ یہ مذہبی جماعت ہے یا سیاسی گروہ۔ وہ چودہ پندرہ برس تک احمدیت کی تردید میں کیا تقریریں کرتا رہا ہوگا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آخری زمانہ کے ایسے ہی علماء کے متعلق فرمایا ہے۔ افتوا بغیر علم فضلوا واضلوا۔ احراری کہتے ہیں کہ سالہا سال تک ہم نے احمدیت کی تردید اسے ایک عقیدہ اور دین سمجھ کر کی اور اب ہم اسے ایک سیاسی گروہ قرار دے کر اس کی مخالفت کرتے ہیں۔ پہلے عوام کو یہ کہتے تھے کہ احمدی تمہارا دین خراب کر دیں گے اور آج یہ کہتے ہیں کہ احمدی تمہارے ملک پر قبضہ کرنا چاہتے ہیں۔ گویا جو تدبیر ساڑھے تین ہزار سال قبل فرعون کے دماغ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے خلاف استعمال کی تھی وہی تدبیر آج احراری جماعت احمدیہ کے خلاف استعمال کر رہے ہیں۔ یہ تدبیر اور اندازِ تقریر کی مشابہت کیا ثابت کر رہی ہے؟

(۳) احرار "مسلمانوں کو گندگی پر بیٹھنے والی مکھی" سمجھتے ہیں!

جس شاخ پر بسیرا ہو اسی کو کاٹنے کی بدترین مثال احراری "امیر شریعت" کے الفاظ میں ملاحظہ فرمائیں کہتے ہیں:۔

"دوستو! ایک بات کہوں۔ یہ دو تین روز سے مرزائیت کا قصہ ہو رہا ہے آپ ہی سنتے ہیں اور آپ ہی ہیں کہ مرزائی بھی ہو رہے ہیں۔ کیونکہ ہندو سکھ عیسائی تو مرزائی ہوتے نہیں یہ تو مسلمان ہی ہیں جو کہ ہر ایک کے پیچھے ہو لیتے ہیں۔ ایک مکھی ہے کہ اس کے لئے گل و گندگی سب برابر ہیں۔ ابھی یہاں ہے تو ابھی وہاں۔ اور ایک پروانہ ہے کہ لاکھ آفتاب چمکیں ہزاروں ماہتاب روشن ہوں۔ لیکن چراغ اگر غریب کے گھر میں بھی جلتا ہے تو وہ آن موجود ہوتا ہے۔ یہ عشق اور وہ ہوس۔ یہ میری ہی قوم ہے کہ جس کے منہ لگی دیکھی اسی کو کمہار سمجھ کر پیچھے ہو لی۔"

(کانفرنس نمبر ص ۸)

جناب بخاری صاحب نے اپنی ناکامی اور احمدیت کی ترقی سے جل بھن کر مسلمانوں کو گندگی پر بیٹھنے والی مکھی قرار دیدیا ہے اور اپنے آقایان نعمت ہندوؤں اور سکھوں کو پروانہ بتایا ہے مسلم قوم کو ہوس کا شکار اور ہندوؤں اور سکھوں کو پروانے قرار دیا ہے دکھاوا کے پیچھے ہونے والی تمثیل میں مسلمانوں کو جو قرار دیا گیا ہے وہ سمجھدار مسلمان خود سمجھ لیں جناب شاہ صاحب خدارا غور کریں! کہ آپ کی اس تمثیل طرازی کی زد کہاں تک پہنچی ہے۔ کیا جی ہندوؤں

سکھوں کو خوش کرنے کے لئے آپ نے انہیں عشق کے پروانے اور مسلم قوم کو گندگی پر بیٹھنے والی مکھی قرار دیا ہے وہ کل کو یہ نہ کہیں گے کہ ہمارا اسلام کو قبول نہ کرنا اور مسلمانوں کا مسلمان ہو جانا اسی وجہ سے ہے کہ ہم تو عشق کے پروانے ہیں اور مسلمان وہ مکھی ہیں جسے گل و گندگی میں تمیز نہیں؟ آہ بخاری صاحب نے احمدیت کی مخالفت میں جہاں مسلم قوم کی توہین کی ہے انہیں گل و گندگی میں فرق نہ کرنے والی مکھی قرار دیا ہے وہاں انہوں نے بالواسطہ دین حنیف کے متعلق بھی نہایت مکروہ حملہ کیا ہے اور دشمنانِ اسلام کے ہاتھ میں ایک ہتھیار دیدیا ہے۔

ممکن ہے ہندو اور سکھ جناب بخاری صاحب کی تمثیل سے فائدہ اٹھا کر مسلمانوں کو ایسی مکھی سمجھیں جس کے لئے گل و گندگی برابر ہے مگر وہ ایسا سمجھنے میں سخت غلطی کریں گے۔ اصل بات یہ ہے کہ شاہ صاحب نے احمدیت کی ترقی سے ناراض ہو کر غصہ میں آکر یہ بات کہہ دی ہے۔ چونکہ مسلمانوں نے احرار کو دودھ سے نکالی ہوئی مکھی کی طرح پرے پھینک رکھا ہے اور پاکستان کے بننے کے راستے میں احراری روکوں کو پرِ پشہ کے برابر وقعت نہ دی تھی۔ اس لئے احرار کے "امیر شریعت" نے مسلمان قوم کو گندگی پر بیٹھنے والی مکھی قرار دیدیا ہے۔ جس سے انہیں بہت جلد تائب ہونا پڑے گا۔

(۴) احرار کی سیاسی ناکامی کا اعتراف

احرار کے "امیر شریعت" کہتے ہیں کہ:-

"مرزا البشیر الدین اور ان کی جماعت مجھ پر یہ الزام عائد کر رہی ہے کہ میں غدار ہوں ملک کا وفادار نہیں ..... ملک کے ایک سیاسی مسئلہ (قیام پاکستان) میں میں نے مسلم لیگ کی رائے سے اختلاف کیا ..... قوم نے مسلم لیگ کی تجویز کو قبول کر لیا پاکستان بن گیا اور اب ہم قوم کے فیصلے کے آگے تسلیم خم ہیں۔ قوم نے پاکستان کو اپنے لئے بہتر سمجھا۔ پاکستان بن گیا اب یہ میرا ملک ہے"

احرار نے اس وقت جبکہ مسلمانانِ ہند نازک ترین دور میں سے گزر رہے تھے اور مسلمانوں کا سیاسی مستقبل تاریکیوں کے دھندلکوں میں تھا مسلمانوں سے غداری کی۔ ہندو اور سکھ کا ساتھ دیا۔ پاکستان بننے کے خلاف ایڑی چوٹی کا زور لگایا مسلمانوں کے مجوزہ پاکستان کو "پلیدستان" قرار دیا اور اراکین مسلم لیگ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے یہاں تک لکھ دیا کہ:-

"کتوں کو بھونکتا چھوڑ دو۔ کاروانِ احرار کو اپنی منزل کی طرف چلنے دو۔ احرار کا وطن لیگی سرمایہ دار کا پاکستان نہیں" (خطبات احرار صفحہ ۹۹)

ان حالات میں پاکستان کا قیام جہاں احرار کی سیاسی ناکامی اور مسلمانوں سے ان کی غداری پر شاہد ہے وہاں یہ بھی ظاہر ہے کہ احرار احراریت کے دائرہ میں رہتے ہوئے پاکستان کو اپنا وطن قرار دینے میں ہرگز سنجیدہ نہیں ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم اب قوم کے فیصلے کے آگے سرِ تسلیم خم ہیں مگر ان کا عمل یہ ہے کہ جس محکم رشتہ سے قائد اعظم مرحوم نے مسلمانوں کے مختلف فرقوں کے شیرازہ کو باندھا تھا احرار اسے تار تار کرنے کے درپے ہیں۔ جس اصل کی بنا پر مسلم لیگ نے پاکستان حاصل کیا ہے۔ احرار اس اصل کو بیخ و بن سے اکھاڑنا چاہتے ہیں۔ کیا قوم کے فیصلے کے آگے سرِ تسلیم خم کرنے والوں کے طور طریقے یہی ہوا کرتے ہیں؟

(۵) دو متضاد اور بے حقیقت الزام

(۱) تبلیغ کانفرنس میں قاضی احسان احمد صاحب شجاع آبادی نے کہا کہ:-

"مرزائیوں کی پاکستان سے وفاداری مخدوش ہے اور وہ اس ملک کو اپنا ملک سمجھنے کی بجائے تباہ کر جانے کے لئے بے تاب ہیں۔ بلکہ ان کا الہامی عقیدہ یہ ہے کہ پاکستان کا وجود مسلم و غیر مسلم کا افتراق عارضی ہے" (نوٹ)

(۲) مولوی عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری احرار کے "امیر شریعت" جماعت احمدیہ کی فوج اور حکومت میں سنجیدہ خدمات اور پاکستان کے لئے بے بہا قربانیوں کو دیکھ کر تبلیغ کانفرنس میں کہتے ہیں کہ:-

(الف) "اگر فوج اور حکومت میں مرزائیوں کا اثر و رسوخ اس طرح بڑھتا گیا تو وہ ملک میں فوجی انقلاب کر دیں گے"

(ب) "مجھے چودھری ظفر اللہ خان بالقابہ کی بات تو سمجھ میں آتی ہے وہ ہمارے وزیر خارجہ ہیں۔ لیکن مجھے یہ سمجھ نہیں آتا کہ یہ مرزا البشیر الدین کون ہے۔ یہ اس ملک کا وزیر اعظم ہے گورنر جنرل ہے کمانڈر انچیف ہے کیا ہے؟ جہاں دیکھو جس معاملہ میں دیکھو سیاسی معاملہ ہو۔ ملکی بات ہو۔ مرزا البشیر الدین وہاں موجود ہے.. ..... تم محض محمود کو دیکھتے۔ میں اس کے عزائم کو دیکھتا ہوں اس کے ارادوں کو دیکھتا ہوں" (ص)

بخاری صاحب کے بیانات سے حسد و بغض کے حصہ کو الگ کر دیا جائے تو ان کا بیان اس امر کا کھلا اعتراف ہے کہ جماعت احمدیہ کے اولوالعزم امام ایدہ اللہ بنصرہ اور جماعت کے تمام افراد اپنی بساط سے بڑھ کر اور ہر موقعہ پر پاکستان کی خدمات بجا لا رہے ہیں۔ کیا جو لوگ پاکستان کو اپنا ملک نہ سمجھتے ہوں!! اس کے وجود کو عارضی خیال کرتے ہوں وہ اسی طرح اپنی جانوں اور اپنے اوقات کو اس کی ترقی و استحکام کے لئے خرچ کیا کرتے ہیں؟ خدارا ذرا عقل اور شعور سے کام لو اور ناواقف مخلوق کو مغالطہ میں ڈالنے کی کوشش نہ کرو۔ فوجی انقلاب کے ہوّا کو ذہن سے نکال دو۔ اور اگر خود آپ لوگوں کو مخلصانہ خدمات کی توفیق نہیں مل رہی تو کم از کم مخلص خادمانِ ملک و ملت کے خلاف اشتعال انگیزی تو نہ کرو۔

مقام حیرت ہے کہ جب احرار ایک "تبلیغی جماعت" بن چکی ہے تو انہیں سیاسی مسائل میں الجھنے کی کیا ضرورت ہے اور اس قسم کے سوالات میں مبتلا ہونے کی کیا حاجت ہے؟

(باقی آئندہ)

احمدی نوجوان زریں موقع سے فائدہ اٹھائیں!

مملکت پاکستان کی مضبوطی۔ باشندگان کی بہبودی کے لئے صنعت و حرفت کو ترقی اور رواج دینا ازبس ضروری ہے۔ حکومت کی توجہ اس بارہ میں ان دنوں خاص طور پر مبذول ہے اور اس کی طرف سے مختلف جگہوں میں صنعت و حرفت کی تعلیم کے مراکز قائم کئے ہیں۔ جن میں ایک مرکز سیالکوٹ میں ووکیشنل ٹریننگ سنٹر کے نام سے جاری ہے۔ اس میں مہاجرین اور سابقہ فوجیوں کو ہر قسم کی ٹریننگ دی جاتی ہے۔ اور جموں و کشمیر کے مہاجرین کو علاوہ راشن ماہوار ۱/۲ روپے وظیفہ بھی ملتا ہے۔ اور مشرقی پنجاب کے سابقہ فوجی مہاجرین کو ۱۵/ روپے۔ اس میں علاوہ فوجیوں کے اور لوگ بھی تربیت حاصل کر سکتے ہیں۔ اس میں داخلہ ایمپلائمنٹ ایکسچینج کے ذریعہ سے ہی ہو سکتا ہے سکھلائی کا کورس ایک سال ہے اور مندرجہ ذیل صنعتیں سکھائی جاتی ہیں۔

کندی کا کام۔ نوار بنانا۔ پینٹنگ۔ ڈھلائی۔ کیبنیٹ مکنگ۔ نجاری۔ بوٹ سازی چمڑے کا کام۔ چھاپہ سازی۔ کرسیاں۔ ٹوکریاں۔ صابن سازی۔ درزی کا کام وغیرہ

مستورات کی سکھائی کے لئے الگ انتظام ہے۔ جو کام سیکھ کر ۱۴/- یومیہ کما رہی ہیں۔

اس کے علاوہ سیالکوٹ میں گورنمنٹ ہینڈیل ورکس انسٹیٹیوٹ (دار الصناعت) بھی ہے۔ جس میں چار سال پڑھائی ہوتی ہے۔ اس میں دھاتوں کی صنعت سکھائی جاتی ہے۔ داخلہ کے لئے انٹرنس پاس کو ترجیح دی جاتی ہے۔ لیکن اینگلو ورنیکلر یا انڈسٹریل فائنل سکول کا سرٹیفکیٹ بھی داخلہ کے لئے کافی ہے۔ ورنیکلر فائنل کو بھی قبول کر لیا جاتا ہے۔ ۱۲/- ماہوار فیس ہے۔

اس تعلیم گاہ کے سپرنٹنڈنٹ سے مطبوعہ فارم برائے درخواست مفت منگوائے جا سکتے ہیں گورنمنٹ پرنٹنگ پریس کے سپرنٹنڈنٹ سے بھی فارم منگوائے جا سکتے ہیں۔

لہٰذا احباب کو تحریک کی جاتی ہے۔ کہ وہ اپنے بچوں اور اقرباء اور دوستوں کو ہر دو سکولوں میں داخل کرانے کی کوشش کریں۔ گورنمنٹ ہینڈیل ورکس انسٹیٹیوٹ (دار الصناعت) میں اعلیٰ درجہ کا کام سکھایا جاتا ہے۔ اس موقعہ سے فائدہ اٹھانا ہمارا فرض ہے۔

(ناظر امور عامہ سلسلہ عالیہ احمدیہ)

تعمیر مرکز ربوہ میں حصہ لیجئے

مرکز پاکستان کی بنیاد ان مبارک ہاتھوں سے رکھی گئی ہے۔ جس کی آمد کی بشارت سابقہ مقدس کتب میں بہت پہلے سے دی گئی تھی۔ اور یہ مقام باقی تین مقدس مقامات کا ظل ہے۔ اور یہ وہ مفہوم ہے جو "مصلح موعود تین کو چار کرنے والا ہوگا" میں پایا جاتا ہے۔ جس سے صاف طور پر پایا جاتا ہے کہ ہجرت ہوگی۔ اور اس کے بعد نیا مرکز بنے گا۔ پس کیا ہی خوش قسمت وہ انسان ہے۔ جو اس کی تیاری میں حصہ لیتا ہے۔

ابھی وقت ہے کہ انسان اس میں حصہ لے کر ایک بہترین یادگار اپنے لئے قائم کر سکتا ہے جس سے آئندہ نسلیں اپنے ایمان کو تازہ کیا کریں گی۔ اور ان حصہ لینے والوں پر برکتیں اور رحمتیں بھیجتی رہا کرینگی۔ پس وہ دوست جنہوں نے ابھی تک تعمیر مرکز پاکستان میں مالی حصہ نہیں لیا وہ حصہ لیکر ثواب دارین حاصل کریں اور جنہوں نے وعدہ کیا ہے۔ وہ اپنا ایفاء وعدہ کر کے عند اللہ ماجور ہوں۔ آپ کو وقت مقررہ پر آگاہ کیا گیا ہے۔

(نظارت بیت المال ربوہ)

تحریک جدید کا چندہ ادا کرنے والوں کی دوسری فہرست

تحریک جدید کی پانچہزاری فوج کے سپاہیوں کی پہلی فہرست جنہوں نے ۱۲ رمارچ تک اپنے سولھویں سال کے وعدے پورے کئے۔ شائع ہو چکی ہے۔ اب ذیل میں دوسری فہرست دی جاتی ہے۔ اس میں اضلاع لاہور اور شیخوپورہ کے نام ہیں۔ اگر کسی کا نام نہ آیا ہو تو انہیں چاہیئے کہ وکیل المال تحریک جدید ربوہ سے خط وکتابت کریں۔

تحریک جدید کے مجاہدوں کا گذشتہ ریکارڈ بتا رہا ہے کہ وہ اپنی مرضی اور خوشی کی اس قربانی کو ۳۰ رمئی تک ادا کرنے کی کوشش کیا کرتے ہیں۔ حتیٰ کہ بعض زمیندار احباب بھی یہ کوشش کرتے رہے ہیں کہ ۳۰ رمئی تک ادا کردیں۔ گو ان کی فصل کا بہت تھوڑا حصہ نکل سکتا ہے۔ لیکن ان کے دل میں قربانی کا جذبہ ایسا راسخ ہے کہ وہ پہلا حصہ فصل کا نکلنے پر سب سے پہلے اللہ تعالےٰ کا حصہ ادا کرتے ہیں۔ پس زمیندار احباب بھی جن کو اللہ تعالےٰ توفیق بخشے اور جو حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی خوشنودی اور دعا کو ایک نعمت غیر مترقبہ یقین کرتے ہیں وہ کوشش کریں کہ ۳۰ رمئی تک اپنے وعدے پورے کرلیں۔ ملازم پیشہ وہ احباب جو یکمشت ادا کرتے ہیں یا وہ جو قسطوار ادا کر رہے ہیں۔ اور ان کی دو تین قسطیں رہ گئی ہیں۔ وہ ابھی سے یہی صورت اختیار فرمادیں کہ ۳۰ رمئی تک ان کے وعدے پورے ہو جائیں۔

تحریک ستمبر میں شامل ہو کر چندہ ادا کرنے والے احباب اچھی طرح نوٹ رکھیں کہ ان کے تحریک ستمبر کے ادا کردہ چندہ میں سے تحریک جدید کو ان کا چندہ اسی صورت میں مل سکتا ہے۔ جب کہ وہ اپنی جماعت میں تحریک ستمبر کی ادا کردہ رقم یا براہ راست ارسال کردہ رقم کی یہ تخصیص کریں۔ کہ اس میں اس قدر رقم تحریک جدید کے فلاں سال کی ہے۔ بغیر اس کے تحریک کو کوئی رقم ادا نہ ہوگی۔ پس تحریک ستمبر میں حصہ لینے والے احباب تحریک جدید کا چندہ ادا کرنے کے خود ذمہ دار ہیں رقم ارسال کرتے وقت لکھدیں کہ اس میں تحریک جدید کے فلاں سال کا چندہ اس قدر ہے

(وکیل المال تحریک جدید)

نام	رقم
ابوالبشارت مولوی عبدالغفور صاحب مبلغ لاہور	۸۶ — ۰ — ۰
اہلیہ صاحبہ 〃 〃 〃	۲۲ — ۰ — ۰
میاں عزیز الدین صاحب زرگر لاہور	۵۳ — ۰ — ۰
شیخ فضل حق صاحب مصری شاہ	۷ — ۰ — ۰
میاں بشیر احمد صاحب امرتسری 〃	۲۰ — ۰ — ۰
میاں محمد اقبال صاحب بھاٹی دروازہ	۲۴ — ۰ — ۰
حکیم عبدالرشید صاحب انبالوی بھاٹی دروازہ	۵ — ۶ — ۰
ملک محمد شفیع صاحب مغل پورہ	۳۰ — ۰ — ۰
ماسٹر چراغ الدین صاحب 〃	۲۲ — ۰ — ۰
اہلیہ مرحومہ مختار احمد صاحب 〃	۴۶ — ۰ — ۰
محترمہ عنایت بیگم اہلیہ بشیر احمد صاحب چغتائی مغلپورہ	۱۱ — ۸ — ۰
چوہدری مظفر علی صاحب نزنگ	۴۵ — ۰ — ۰
محترمہ اہلیہ 〃 〃	۷ — ۰ — ۰
خواجہ عبدالمجید صاحب 〃	۱۰ — ۰ — ۰
شیخ عطاء اللہ صاحب 〃	۷ — ۲ — ۰
اہلیہ عبدالستار صاحب 〃	۱۵ — ۰ — ۰
چوہدری علی احمد صاحب ۵۵/۵ سلطان پورہ	۱۲۲ — ۰ — ۰
اہلیہ 〃 〃 〃	۴۴ — ۰ — ۰
شیخ فیروز الدین صاحب 〃	۵۴ — ۰ — ۰
اہلیہ 〃 〃 〃	۹ — ۰ — ۰
شیخ منور الدین صاحب 〃	۳۹ — ۸ — ۰
شیخ لطیف الرحمٰن صاحب دھرم پورہ	۱۰۶ — ۰ — ۰
بابو رفیق احمد صاحب 〃	۱۴ — ۰ — ۰

نام	رقم
محمد عالم صاحب دھرم پورہ	۵ — ۰ — ۰
میاں عبدالرحیم صاحب ورک ساز چوبرجی	۱۴ — ۰ — ۰
چوہدری محمد حسین صاحب سنت نگر	۲۵ — ۰ — ۰
حکیم محمد صدیق صاحب رام نگر	۵۲ — ۰ — ۰
اہلیہ 〃 〃 〃	۱۲ — ۰ — ۰
مریم صدیقہ سردار خاں صاحب	۲۰ — ۰ — ۰
ڈاکٹر فیض علی صاحب صابر ماڈل ٹاؤن	۱۵ — ۰ — ۰
اہلیہ 〃 〃 〃	۱۸ — ۰ — ۰
حمیدہ صابرہ صاحبہ 〃	۱۸ — ۰ — ۰
ڈاکٹر محمد رفیع خان صاحب پنشنر ماڈل ٹاؤن	۴۲ — ۰ — ۰
محمد یوسف صاحب بریلوی ماڈل ٹاؤن	۳۰ — ۰ — ۰
لفٹنٹ ڈاکٹر محمد رمضان صاحب کینٹ	۲۸۵ — ۰ — ۰
حوالدار کلرک صلاح الدین صاحب 〃	۶۰ — ۰ — ۰
ماسٹر چراغ الدین صاحب پنشنر	۳۲ — ۵ — ۰
خواجہ ظہور الدین صاحب امرتسری 〃	۱۵۰ — ۰ — ۰
عبدالرحمٰن صاحب سول لائن	۴۵ — ۰ — ۰
حافظ 〃 صاحب بٹالوی 〃	۸ — ۰ — ۰
عبدالمالک صاحب امرتسری کوچہ چابک سوالال	۳۶ — ۰ — ۰
اہلیہ عبدالرشید صاحب بٹالوی 〃	۱۰ — ۰ — ۰
چوہدری اسد اللہ خاں صاحب بیرسٹر لاہور	۴۵۵ — ۰ — ۰
رشید احمد صاحب محمود دہلی دروازہ 〃	۸۵ — ۰ — ۰
محمد حسین صاحب گوالمنڈی لاہور	۲۰ — ۰ — ۰
صوفی محمد فضل الٰہی صاحب مال روڈ لاہور	۳۰ — ۰ — ۰
مرزا لشکر علی صاحب پلیڈر لاہور	۲۰ — ۴ — ۰
محمد شجاعت علی صاحب انسپکٹر بیت المال لاہور	۱۳ — ۱۰ — ۰
شیخ ضیاء الرحمٰن صاحب بیڈن روڈ لاہور	۲۸ — ۸ — ۰
عبدالوہاب خاں صاحب ریلوے ہیڈ کوارٹرز	۱۵ — ۰ — ۰
محمد صادق صاحب سول لائن لاہور	۷۵ — ۰ — ۰
خدیجہ بیگم اہلیہ خواجہ غلام نبی صاحب مرحوم ڈیرہ دونی	۵۰ — ۰ — ۰
والدین 〃 〃	۵۰ — ۰ — ۰
غلام فاطمہ اہلیہ پروفیسر خواجہ عبدالعزیز صاحب ڈیرہ دونی	۲۰ — ۰ — ۰
مبارکہ بیگم بنت خواجہ غلام نبی صاحب 〃	۱/۰ — ۰ — ۰
میجر سید حبیب اللہ صاحب لاہور	۱۱۳ — ۰ — ۰
ملک سیف الرحمٰن صاحب ربوہ	۵ — ۸ — ۰
عزیز حسین صاحب مسلم ٹاؤن لاہور	۱۳۱ — ۸ — ۰
شیخ جمیل احمد صاحب راشد لاہور	۱۶ — ۰ — ۰
قاضی ظہور الدین صاحب اکمل 〃	۷ — ۸ — ۰
ملک عبدالعزیز احمد قصور	۲۰۰ — ۰ — ۰
میاں محمد صادق صاحب فاروقی قصور	۷۵ — ۴ — ۰
کیپٹن انور احمد صاحب 〃	۱۸۶ — ۰ — ۰
اہلیہ 〃 〃 〃	۱۴ — ۰ — ۰
ڈاکٹر عطاء اللہ خاں صاحب کھڈیاں 〃	۴ — ۰ — ۰
اہلیہ صاحبہ 〃 〃	۲۰ — ۰ — ۰
محمد رمضان صاحب دولیوالہ لاہور	۱۶ — ۸ — ۰
عنایت اللہ صاحب ہانڈو 〃	۱۷ — ۰ — ۰
غلام احمد صاحب ایل پلاٹ 〃	۲۴ — ۰ — ۰
محمد رمضان صاحب پتوکی 〃	۲۷ — ۰ — ۰
صوفی نبی بخش صاحب ہانڈو	۶ — ۲ — ۰
حکیم مرغوب اللہ صاحب شیخوپورہ	۸۵ — ۰ — ۰
اہلیہ 〃 〃 〃	۱۸ — ۰ — ۰
ہمشیرہ صاحبہ مرحومہ 〃	۱۵ — ۰ — ۰
شیخ محمد حسین صاحب پنشنر 〃	۲۵ — ۸ — ۰
مرزا جمال عالم بیگ صاحب 〃	۱۱ — ۰ — ۰
بیوہ عبدالجلیل صاحب 〃	۷ — ۶ — ۰
رحمت علی صاحب ثانی کرتو	۶ — ۲ — ۰
چوہدری رحمت علی صاحب کرتو	۶۳ — ۱۵ — ۰
اہلیہ 〃 〃 〃	۷ — ۵ — ۰
دختر دلپہر 〃 〃	— ۱۰ — ۰

نام	رقم
چوہدری نذیر احمد صاحب کرتو	۱۶ — ۸ — ۰
چوہدری عبدالقدیر صاحب ننکانہ	۲۷ — ۰ — ۰
چوہدری شیر محمد صاحب کرم پورہ مال کراچی	۱۶۰ — ۰ — ۰
" رحیم بخش صاحب سانگلہ ہل	۲۴ — ۰ — ۰
" اللہ بخش صاحب ٹھیکیدار خانقاہ ڈوگراں	۷ — ۱۲ — ۰
" سید علی صاحب چک ۱۱۶	۲۵ — ۰ — ۰
" عبدالواحد صاحب شاہی کھوئی	۱۲ — ۱۰ — ۰
میاں علی محمد صاحب کوٹ نو بہار	۱۲ — ۰ — ۰
ملک محمد ابراہیم صاحب جھڈوال	۱۷ — ۶ — ۰
اہلیہ صاحبہ " "	۱۰ — ۴ — ۰
سید عبدالمنان شاہ صاحب شاہ مسکین	۵ — ۱۵ — ۰
چوہدری رحمت خان صاحب مومن	۷ — ۱۴ — ۰
اہلیہ صاحبہ " "	۷ — ۴ — ۰
ہر دو اہلیہ صاحبہ شیخ محمد بشیر صاحب آزاد مرید کے	۱۱ — ۸ — ۰

درخواست ہائے دعا

خان قاسم علی خاں قادیانی مرحوم مغفور رامپوری کی پوتی عزیزہ اختر صالحہ صدر الجہاں بیگم (بی۔اے) جے۔وی کلاس کا امتحان دے رہی ہیں۔ احباب ان کی شاندار کامیابی کے لئے خاص طور پر دعا فرماویں۔ (خاکسار اخوند حمید اللہ خان غلزئی)۔

(۲) میرے خلاف سندھ پولیس نے ایک مقدمہ دائر کردیا ہے۔ جملہ بزرگان سلسلہ کی خدمت میں درخواست دعا ہے۔ (خاکسار چوہدری محمد حسین چوہدریوالہ)

۳۔ خاکسار جمعہ کی رات کو اچانک کالرا کے حملہ کی وجہ سے بیمار ہو گیا۔ فوری ڈاکٹری امداد اور محض خدا تعالیٰ کے فضل سے مرض پر قابو پالیا گیا۔ اور قدرے افاقہ ہے۔ مگر کمزوری زیادہ ہے جس کی وجہ سے چلنا پھرنا مشکل ہے۔ احباب کامل صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

(خاکسار محمد منیر چوہدری کلرک دفتر الفضل)

(۴) مولوی شوکت حسین صاحب کا چھوٹا لڑکا محمد احمد قمر بعارضہ خسرہ و بخار چند روز سے بیمار ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔ (احمد حسین کاتب الفضل)

(۵) میرے چھوٹے بھائی ریاض احمد نے امسال میٹرک کا امتحان دیا ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں بالعموم اور صحابہ کرام کی خدمت میں بالخصوص درخواست ہے۔ کہ وہ عزیزم کی کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ (خاکسار بشارت احمد چوہدری بی اے ۹ ریلوے سیلون آسٹریلیا بلڈنگ۔ لاہور)

دعائے نعم البدل — مرزا احمد رفیع صاحب کمشنری کا لڑکا وفات پا گیا ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب دعائے نعم البدل فرمائیں۔ (احمد حسین کاتب)

اردن میں بلا لائسنس درآمد

عمان ۹ مئی۔ اعلان کیا گیا ہے۔ کہ اردن کی وزارت مالیات نے کابینہ سے درخواست کی ہے کہ اس مال پر جو عرب ملکوں سے یا بیروت کے ذریعہ سے بلا لائسنس درآمد کیا جاتا ہے۔ جرمانہ چار فی صدی سے بڑھا کر ۲۵ فی صدی کر دیا جائے۔ اس اقدام کا مقصد درآمد شدہ مال سے مقامی بازار اردن کو پُر کرنے کی کوشش کو روکنا اور ملک سے باہر کرنسی جانے کا سد باب کرنا ہے۔ (اسٹار)

برطانوی حکومت تیز رفتار جیٹ طیارے نہیں لے گی

لندن ۹ مئی:۔ برطانیہ کی فراہمی کی وزارت اب تیز رفتار تجرباتی جیٹ طیاروں کے لئے کوئی نیا آرڈر نہیں دے گی۔ وزارت مذکور نے یہ فیصلہ اس حادثہ کے بعد کیا ہے۔ جس میں برطانیہ کے تیار کردہ تین طیاروں میں سے آخری بھی تباہ ہوگیا۔ اور ہواباز بھی ہلاک ہوگیا۔ دوسرے دو طیارے بھی آواز سے زیادہ رفتار سے پرواز کرتے ہوئے ہوا میں ٹوٹ گئے تھے۔ عجیب شکلوں کے دوسرے غیر فانی طیارے یا تو تکمیل ہو چکے ہیں۔ یا قریب بہ تکمیل ہیں۔ ان طیاروں میں زیادہ طاقت ور جیٹ انجن لگے ہوئے ہیں۔ (اسٹار)

ملیریا کے خلاف جدوجہد

جنیوا ۹ مئی۔ ملیریا کی وجہ سے دنیا کی غذائی پیداوار میں بڑی رکاوٹیں پیدا ہو رہی ہیں۔ یہاں عالمی صحت کی تیسری اسمبلی کی ۲۱ روزہ کانفرنس شروع ہوئی ہے۔ اس میں تقریباً ۲۰ موضوعات پر بحث و تمحیص کی جائے گی۔ ان میں ملیریا کے خلاف ایک زبردست جدوجہد کی بھی تجاویز شامل ہیں۔ جنوب مشرقی ایشیا۔ جنوبی اور شمالی امریکہ میں کسانوں کا معیار صحت بلند کر کے غذائی پیداوار میں اضافہ کرنے کے لئے ...... انجمن صحت اور غذائی اور زراعتی انجمن نے ایک مشترکہ پروگرام تیار کیا ہے یہ پروگرام ان واقعات کے پیش نظر تیار کیا گیا ہے جو ملیریا زدہ علاقوں میں کسانوں آبادی کی اکثریت کو ملیریا سے محفوظ کیا گیا ہے۔ اور جس سے دنیا کی نازک غذائی صورت حال پر اور بھی زیادہ خراب اثر پڑتا ہے۔ (اسٹار)

انسداد چیچک کی حفاظتی تدابیر

دمشق ۹ مئی۔ اس امر کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ حکومت اردن نے ان تمام شامیوں کے اردن میں داخلے کی ممانعت کردی ہے۔ جو چیچک کے ٹیکے نہیں لگوا چکے ہیں۔ حکومت شام نے بھی اردن کے ان باشندوں پر یہ پابندی عائد کردی ہے۔ جو شام آنا چاہتے ہیں۔ (اسٹار)

درخواست دعا۔ عزیزم بشیر احمد جو اللہ دتی صاحب بازار لیاقت پور نمونیہ بیمار ہیں۔ احباب بخصوصیت سے دعا فرمائیں۔ (عبد الستار خان ٹھیکیدار لاہور)

پاکستان کیخلاف کابل کا پراپیگنڈا ناکام رہا ہے
مصری صحافی کے تاثرات

کوئٹہ ۹ رمئی - کل مصری صحافی مسٹر احمد علی اوتاب علی بہاولپور سے یہاں پہنچے، انہوں نے کہا - کہ بلوچستان کے قبائلی سردار ملک پاکستان کے وفادار شہری ہیں - اور پاکستان کے خلاف کابل کا پروپیگنڈہ سرداروں پر کوئی اثر ڈالنے میں ناکام رہا ہے"

انہوں نے کہا کہ سرداران بلوچستان نے کہا ہے کہ وہ پاکستان کی حفاظت کے لئے اپنے خون کا آخری قطرہ بھی بہا دینے کو تیار ہیں - اور اپنے کشمیری بھائیوں کے لئے سب کچھ قربان کرنے کے لئے آمادہ ہیں۔

مسٹر اوتاب علی نے بتایا کہ دنیائے اسلام پاکستان کے خلاف افغانستان کے پروپیگنڈہ کی مذمت کرتی ہے - اور افغانستان کو یہ پالیسی ترک کرنے کی تنبیہ کی جا چکی ہے - ورنہ دنیا کے سب اسلامی ممالک افغانستان کے خلاف پروپیگنڈا شروع کر دیں گے — انہوں نے بتایا کہ جب ظاہر شاہ قاہرہ میں الازہر یونیورسٹی میں گئے تھے - تو ایک طالب علم نے ایک تقریر میں ان پر پاکستان کے خلاف پروپیگنڈہ بند کرنے کیلئے زور ڈالتے ہوئے کہا تھا ورنہ الازہر یونیورسٹی کے طلباء افغانستان کے خلاف قدم اٹھانے پر مجبور ہو جائیں گے۔

انہوں نے نہرو لیاقت پیکٹ کو دوستانہ معاہدہ سے تعبیر کیا اور اس امید کا اظہار کیا کہ ہندوستان میں مسلمان مسرور اور محفوظ زندگی گذار سکیں گے - انہوں نے اس امید کا بھی اظہار کیا - کہ کشمیر کا معاملہ پاکستان کے حق میں فیصل ہو جائے گا۔

آخر میں انہوں نے اس اعتماد کا اظہار کیا کہ پاکستان جلد ہی اپنے مسائل حل کر لے گا اور ضرورت پڑنے پر دوسرے مسلم ممالک کی بھی مدد کرے گا - (اسٹار)

شام میں سیاسی بحران نہیں ہے

دمشق ۹ رمئی - ایک باخبر ذریعہ نے اسٹار کو بتایا کہ موجودہ حکومت عرب لیگ کی سیاسی کمیٹی کے اجلاس کے بعد تک اور اس وقت تک جب تک کہ نئے آئین کے مسودے پر بحث ختم نہیں ہو جاتی برسر اقتدار رہے گی۔

یہاں یہ خیال کیا جاتا ہے کہ موجودہ حکومت کو اسمبلی کا اعتماد حاصل ہے اور وہ ان داخلی اور خارجی پالیسیوں پر عمل درآمد کرتی رہے گی - جن کا اس نے وعدہ کیا ہے۔

سناپ (عوامی) پارٹی کے ایک سرکردہ رکن نے اسٹار کو بتایا کہ جماعت حکومت کے کاموں میں اس کی حمایت کرے گی - ترجمان نے کہا کہ حکومت نے سناپ پارٹی کے مسودہ آئین کے بارے میں نظریات پر غور کرنے کا وعدہ کیا ہے۔

شامی وزیر زراعت نے جو جمہوری بلاک کے رہنما ہیں - اسٹار کو بتایا کہ بلاک حکومت کی حمایت کرتا ہے - اور جب سے کابینہ وجود میں آئی ہے - اس وقت سے تمام اراکین کابینہ کے درمیان مکمل ہم آہنگی پائی جاتی ہے - انہوں نے اخبارات کی ان اطلاع پر کہ شام میں وزارتی "بحران" ہے سخت تعجب کا اظہار کیا - (اسٹار)

طیف میں شدید بارش

مکہ معظمہ ۹ رمئی - طیف میں شدید بارش ہوئی ہے - جس سے شہر کے تمام کنویں پُر ہو گئے ہیں اور قرب و جوار میں چشمے پھوٹ نکلے ہیں (اسٹار)

اودے کن کوئٹہ کالج میں

کوئٹہ ۹ رمئی - برما کے سفیر متعینہ پاکستان اودے کن ہفتہ کے روز کراچی سے یہاں پہنچے آج وہ مقامی گورنمنٹ کالج میں گئے - انکے ہمراہ بلوچستان میں گورنر جنرل کے ایجنٹ کے مشیر خاص قاضی محمد عیسے تھے - وہ بلوچستان کے تعلیمی معیار سے بہت متاثر ہوئے (اسٹار)

صوبہ سرحد میں جرائم کی کمی

راولپنڈی ۹ رمئی - صوبہ سرحد میں جرائم کی تعداد کم ہوتی جا رہی ہے - پولیس کے انسپکٹر جنرل نے مارچ گذشتہ کے جرائم کے متعلق جو ماہانہ رپورٹ شائع کی ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ گذشتہ سال ماہ مارچ کے مقابلہ میں اس سال ماہ مارچ میں ۱۷۳ وارداتیں کم ہوئیں - (اسٹار)

شام پارلیمنٹری رپورٹ ترکی بھیج رہا ہے

دمشق ۹ رمئی - شامی مجلس دستور ساز نے ترکی قومی اسمبلی کے کتب خانے کو اپنے اجلاسوں کی کارروائی کی رپورٹیں بھیجنا شروع کر دی ہیں - دونوں پارلیمنٹوں نے بیجسلیٹو بلٹن کا تبادلہ کرنے کا فیصلہ کیا ہے (اسٹار)

بقیہ صفحہ ۲

سلسلہ کو جو باعتبار واقعہ قطعی نبوت کے مترادف ہے نبوت کا سلسلہ نہ ٹھہرائے۔ بلکہ اس پر امامت کی چھاپ لگائے — امامت و نبوت میں جو فرق حضرات شیعہ کے یہاں ہے - وہ نام اور چھاپ کا تو ضرور ہے حقیقت و معنی کا ہرگز نہیں - اس کے برعکس ہم یہ سمجھتے ہیں نبوت ایک ایجابی حقیقت کا نام ہے - اور ایک مثبت معنی سے تعبیر ہے وہ حقیقت و معنی سوائے اطاعت مفروضہ اور بلاشرط انقیاد کے اور کوئی چیز نہیں — ہم جب یہ کہتے ہیں کہ آنحضرت خاتم النبیین ہیں - تو اس کے یہ معنے ہوتے ہیں کہ آپ کے بعد اب کوئی ایسا شخص نہیں ہے جس کی اطاعت ہم پر فرض ہو - جس کا ماننا ضروری ہو - اور جو ہمارے لئے اسوہ و نمونہ قرار پا سکے - اس کے معنے یہ ہوتے ہیں - کہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے اطاعت و عقیدت کا ایک مرکز ہمارے لئے مقرر کر دیا گیا ہے — اس کے معنے یہ ہوتے ہیں کہ بجز آنحضرت کی اطاعت و انقیاد اور تمام دروازوں کو امت محمدیہ پر بند کر دیا گیا ہے — یعنی نبوت کے جن کواڑوں کو بند کر دیا گیا ہے - وہ صرف نام اور چھاپ کے کواڑ نہیں - حقیقت و معنے کے کواڑ ہیں" (الاعتصام ۵ رمئی ۱۹۵۰ء)

مولوی محمد حنیف صاحب جن کا حوالہ اوپر درج کیا گیا ہے - ایک طرف تو مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی کے ہم مذہب ہیں اور دوسری طرف احراریوں کے ہم مشرب - اب فرمائیے آپ کس نتیجے پر پہنچے ہیں۔ اور "انجمن تحفظ ختم نبوت" سے شیعان علیؓ کی کیا نسبت ہے - جہاں تک ختم نبوت کا تعلق ہے - مولوی محمد حنیف صاحب کے استدلال کے مطابق کیا شیعان علیؓ اصولاً احمدیوں کے نزدیک تر ہیں یا اہلحدیث کے؟ گزشتہ محرم پر شہادت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق بھی آپ "الاعتصام" کی آرائے ملاحظہ فرما چکے ہیں۔

حاشا و کلا ہمارا اس سے قطعاً یہ مطلب نہیں ہے کہ شیعوں اور اہلحدیث میں تنازعات کو ہوا دیں۔ ہم صرف یہ دکھانا چاہتے ہیں کہ احمدیت کے خلاف "تحفظ ختم نبوت" کا متحدہ محاذ کھوکھلا ہے بے بنیاد ہے بے اصل ہے - صرف احراری فتنہ طرازی کا کرشمہ ہے، اور کچھ بھی نہیں - اور کسی وقت یہ محاذ مخالفت احمدیت کی بجائے مخالفت تشیع کی صورت اختیار کر سکتا ہے - کیونکہ اس متحدہ محاذ کے صنعت گروں کی نیت بخیر نہیں ہے - آگ لگانے والے جب چاہیں ذرا سی بات سے شعلے اٹھا سکتے ہیں - ان کی غرض تو وہ نہیں ہے جو شیعان علیؓ کی ہے، اور نہیں تو صرف اپنے ملک کی خاطر پاکستان کے امن و امان کی خاطر ہمیں ان کی چال سے بچنا چاہیئے - اور قائد اعظم محمد علی جناح کی امانت کو ضائع نہیں ہونے دینا چاہیئے - پاکستان زندہ باد۔

مانچسٹر گارڈین کا خان لیاقت کو خراج تحسین

لندن ۹ رمئی - برطانوی جرائد کے ہر طبقے میں مسٹر لیاقت علی کی آمد پر مسرت کا اظہار کیا گیا - بالخصوص مانچسٹر گارڈین نے تو اس موقع پر ایک طویل افتتاحیہ قلمبند کیا - اس خبر پر تبصرہ کرتے ہوئے کہ مسٹر لیاقت علی خان امریکہ جاتے ہوئے لندن سے گذر رہے ہیں، مانچسٹر گارڈین نے لکھا - پنڈت نہرو کے دورے کے بعد امریکی مضطرب تھے کہ مسٹر لیاقت علی خاں بھی آئیں، تاکہ انہیں پاکستانی زاویہ نگاہ بھی معلوم ہو جائے اور اس طرح پاکستان بھارت کے بر عظیم کا مطالعہ کرنے میں آسانی ہو یہ دورہ ایک ایسے مرحلہ پر ہو رہا ہے - جب مسٹر لیاقت علی خان کا وقار بہت بلند ہے - بنگال کے فسادات جو سیاسی دانش کے خلاف متعصبانہ جذبات کی ایک بغاوت کا نتیجہ تھے - انہیں مسٹر لیاقت علی خان اور مسٹر نہرو نے مل کر دبا دیا ہے۔

مانچسٹر گارڈین نے اس امر کا اظہار کیا ہے کہ اگرچہ مسٹر لیاقت علی خان کی صلاحیتیں پچھلے چھ ماہ میں زیادہ اجاگر ہوئی ہیں - لیکن وہ پچھلے تین سال سے اپنی قابلیت کا ثبوت دے رہے ہیں - جرأت ایمانی - عملی عینیت اور سیاسی ساتھیوں سے برتاؤ میں ہنرمندی — یہ ہیں وہ خوبیاں جن سے مسٹر لیاقت علی مسلح ہیں - آپ نے صبر کے ساتھ جو کام کیا - اب دنیا اسے تسلیم کر رہی ہے - آپ ایک قومی سیاستدان کی حیثیت سے گذر کر اب ایک بین الاقوامی حیثیت حاصل کر رہے ہیں، اور عالمگیر شخصیتوں کے اس گروہ سے تعلق رکھتے ہیں جو ملکوں کی قسمت کا فیصلہ کرتا ہے - ان کی صلاحیتوں کا بہترین ثبوت پاکستان میں ملتا ہے - پاکستان نے آزادی کے بعد جو کارنامے سرانجام دیئے - وہ جتنی توجہ کے مستحق تھے - انہیں اتنی توجہ نہیں ملی۔

حال ہی میں مسٹر رچرڈ سائمنڈ نے ایک کتاب میں پاکستان کے سہ سالہ کارناموں پر روشنی ڈالی تھی اس پر تبصرہ کرتے ہوئے مانچسٹر گارڈین نے لکھا ہے کہ مسٹر لیاقت علی خاں نے اسلامی جمہوریت کی جو تشریح حال ہی میں کی ہے اس نے ان لوگوں کا اطمینان کر دیا ہے جنہیں اندیشہ تھا کہ پاکستان رجعت پسند اور تنگ نظر بن جائیگا